4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

جولائی تا مارچ مالی سال 2020ء کے دوران مجموعی مالیاتی صورت حال میں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ مالیاتی خسارہ 5.1 فیصد سے کم ہوکر 4.0 فیصد رہ گیا؛ اگرچہ محاصل کے خسارے میں تخفیف ہوئی تاہم بنیادی توازن میں زرِفاضل درج کیا گیا۔ اس بہتری کی بنیادی وجہ پہلی سہ ماہی میں اخراجات میں کمی کے ساتھ ساتھ نان ٹیکس محاصل میں مضبوط نمو اور بلند ٹیکس شرحیں تھیں۔ اخراجات کے اندر، جاری اخراجات میں معمولی سست روی دکھائی دی، جبکہ دوسری اور تیسری سہ ماہی کے دوران سماجی سطح پر اخراجات میں نمایاں اضافہ ہوا۔ تاہم، تیسری سہ ماہی کے اختتام پر کووڈ 19 کی آمد نے پاکستان کے مالیاتی کھاتوں میں موجود حوصلہ افزا رجحان کو دشواری کا شکار کر دیا۔ خاصی حد تک آئی ایم ایف کے ساتھ طے کردہ مالی اہداف میں رہتے ہوئے، پہلی دو سہ ماہیوں میں دیکھا جانے والا بنیادی زرِ فاضل مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں خسارے میں بدل گیا؛ مالیاتی اور محاصل کے خسارے بھی ابتر ہوگئے۔ مارچ 2020ء کے مہینے میں ایف بی آر ٹیکسوں کے تمام زمروں میں منفی نمو درج کی گئی اور سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات (پی ایس ڈی پی)کی رقوم کے اجرا میں بھی کمی آئی۔ درحقیقت، اقتصادی سرگرمی میں تخفیف اور اضافی اخراجات کی ضروریات، بالخصوص صحت اور نقد رقوم کی منتقلی، دونوں کے باعث سرکاری مالیات پر کافی دباؤ ہے۔ جہاں تک بجٹ خسارہ پورا کرنے کا تعلق ہے اس کا بوجھ ملکی اور بیرونی دونوں ذرائع پر پڑا۔ نتیجتاً، زیرِ جائزہ مدت کے دوران سرکاری قرضے بڑھ گئے، تاہم پست مالکاری ضروریات کی بنا پر قرضے جمع ہونے کی رفتار گذشتہ برس کے مقابلے میں قدرے کم تھی۔

4.1 محاصل

*جولائی تا فروری مالی سال 20ء کے دوران کووڈ 19 سے قبل ٹیکس محاصل کی نمو درست راہ پر گامزن تھی اور ایف بی آر ٹیکس محاصل کے نظر ثانی شدہ ہدف کے پورا ہونے کی توقعات تھیں۔ تاہم، جیسے ہی دنیا میں کورونا وائرس کی وبا کی صورت حال خراب ہوئی اور مارچ 2020ء کے وسط تک پاکستان میں معیشت کے معمول کے کام میں خلل پڑنا شروع ہوا، سرگرمی پر دھچکے کی وجہ سے ایف بی آر کی ٹیکس وصولیوں میں تیزی سے ابتری آئی، چنانچہ تیسری سہ ماہی کے اختتام تک محاصل کی رفتارِ نمو بگڑ گئی (**شکل 4.1**)۔[1] اس کا اثر اس لیے بھی زیادہ نمایاں تھا کہ ٹیکس وصولی کا بڑا حصہ سہ ماہی اور سال کے اختتام پر مرکوز ہوتا ہے۔ تاہم، جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران*

[1] مارچ 2020ء میں ایف بی آر ٹیکسوں کی نمو میں 13.2 فیصد (سال بسال) کی بڑی کمی آئی۔

ٹیکس اور نان ٹیکس دونوں محصولات میں مجموعی طور پر دوہندسی نمورہی۔ امکان ہے کہ جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں نسبتاً بلند مہنگائی نے بھی محاصل کی نمو میں حصہ ڈالا ہو گا۔

جدول 4.1: جولائی تا مارچ کے دوران ایف بی آر ٹیکس وصولی

ارب روپے؛ نمو فیصد میں

	*میزانیہ	وصولی			نمو		
	م س 20ء	م س 18ء	م س 19ء	م س 20ء	م س 18ء	م س 19ء	م س 20ء
بلاواسطہ ٹیکس	2,081.9	1,001.4	993.2	1,142.3	12.2	-0.8	15.0
بالواسطہ ٹیکس	3,473.0	1,626.4	1,709.1	1,918.2	18.9	5.1	12.2
کسٹمز ڈیوٹی	1,000.5	428.4	506.5	481.5	24.8	18.2	-4.9
سیلز ٹیکس	2,107.7	1,053.7	1,039.7	1,250.2	17.4	-1.3	20.2
فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی	364.8	144.3	162.9	186.5	13.5	12.9	14.4
مجموعی ٹیکس	**5,555.0**	**2,627.8**	**2,702.4**	**3,060.5**	**16.2**	**2.8**	**13.3**

*میزانیہ ایک نظر میں، وزارتِ خزانہ

اعداد و شمار کا ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

ایف بی آر ٹیکس

شکل 4.1: ایف بی آر ٹیکسوں میں (سال بسال) نمو (مالی سال 20ء)

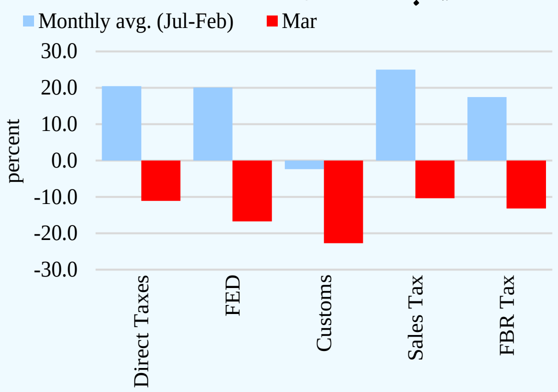

Data source: Federal Board of Revenue

جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں ایف بی آر ٹیکسوں کی مجموعی وصولی 3060.5 ارب روپے ہو گئی یعنی گذشتہ برس کی اسی مدت کی 2.8 فیصد نمو کے مقابلے میں 13.3 فیصد نمو ہوئی (جدول 4.1)۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں کیے گئے اقدامات ایف بی آر محاصل میں نمو کا بنیادی محرک بنے رہے۔ لہٰذا، مختلف پٹرولیم مصنوعات پر بلند سیلز ٹیکس شرحوں، برآمدی شعبوں میں زیرو ریٹنگ کے نظام کے خاتمے، تنخواہوں کی مختلف سطحوں پر انکم ٹیکس کی شرحوں میں اضافے، ٹیلی کام خدمات پر ودہولڈنگ ٹیکس کے دوبارہ نفاذ، اور بلند ایف ای ڈی شرحوں کی جانب سے سب سے زیادہ سہارا ملا۔ جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران نسبتاً بلند مہنگائی بھی محاصل کی نمو میں کردار ادا

کر سکتی ہے۔ مزید برآں، درآمدات میں کمی کے رجحان کی وجہ سے درآمدات سے متعلق ٹیکسوں، جو ایف بی آر ٹیکس کے 40 فیصد سے زائد ہوتے ہیں، پر دباؤ جاری رہا۔ [2]

بلاواسطہ ٹیکس

بلاواسطہ ٹیکس، جو ایف بی آر ٹیکسوں کے ایک تہائی پر مشتمل ہوتے ہیں، ان میں جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران 15.0 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 0.8 فیصد کمی آئی تھی۔ بلاواسطہ ٹیکسوں کا تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ ودہولڈنگ ٹیکس سے ہونے والی وصولیوں کا حصہ سب سے زیادہ تھا۔ اس زمرے میں، تنخواہوں، بینک کے سود اور تمسکات، اور ٹیلیفون پر ٹیکس نے مل کر بلاواسطہ ٹیکسوں کی مجموعی نمو میں 13.0 فیصدی درجے حصہ ڈالا (**جدول 4.2**)۔

جدول 4.2: جولائی تا مارچ کے دوران بلاواسطہ ٹیکس کے اہم ذرائع

ارب روپے؛ نمو فیصد میں

	م س 18ء	م س 19ء	م س 20ء	نمو	
				م س 19ء	م س 20ء
ودہولڈنگ ٹیکس	**749.7**	**684.5**	**827.2**	**-8.7**	**20.8**
درآمدات	159.8	168.2	155.0	5.3	-7.9
تنخواہیں	95.2	53.5	89.7	-43.8	67.6
منافع منقسمہ	38.7	33.6	38.5	-13.2	14.4
بینکوں کا سود اور تمسکات	34.5	43.7	100.8	26.8	130.4
ٹھیکے	194.6	164.9	173.9	-15.3	5.5
برآمدات	20.2	24.2	29.7	19.8	22.5
نقد رقوم نکلوانا	24.8	26.8	12.7	7.8	-52.5
بجلی کے بل	23.3	26.7	35.8	14.9	33.8
ٹیلی فون	38.0	5.3	41.3	-86.1	680.8
عندالطلب وصولی	**68.4**	**74.4**	**41.5**	**8.8**	**-44.3**
رضاکارانہ ادائیگی	**240.0**	**308.6**	**324.7**	**28.6**	**5.2**
متفرق	4.0	-14.8	2.5	-470.7	-116.7
مجموعی انکم ٹیکس	1,062.1	1,052.7	1,195.9	-0.9	13.6
خالص بلاواسطہ ٹیکس	**1,001.4**	**993.2**	**1142.3**	**-0.8**	**15.0**

اعدادوشمار کا ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

[2] کووڈ 19 کے اثر کو شامل کرنے کے لیے مالی سال 20ء کے دوران ایف بی آر کا ٹیکس وصولی کا ہدف 4803.0 ارب روپے سے کم کرکے 3908 ارب روپے کردیا گیا ہے۔

ٹیکس اقدامات، جیسے تنخواہوں کی مختلف سطحوں پر ٹیکس کی شرح میں اضافہ، قرضے پر منافع کی ٹیکس شرح میں اضافہ، اور موبائل فون کے ٹاپ اپس پر ودہولڈنگ ٹیکس کے دوبارہ نفاذ نے ان زمروں کی وصولی بڑھانے میں مدد کی۔ ضمنی مالیات (دوسری ترمیم) بل 2019ء کے دوران فائلرز کے لیے بینکاری لین دین پر ایڈوانس ٹیکس کی تنسیخ کے باعث جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران نقد رقوم کے اخراج پر ہونے والی وصولی میں 52.5 فیصد کمی آئی جبکہ زیر جائزہ مدت میں 7.8 فیصد اضافہ ہوا۔ درآمدی سکڑاؤ نے درآمدات پر ودہولڈنگ ٹیکس پر اثر ڈالا جن میں جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران 7.9 فیصد کمی آئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 5.3 فیصد نمو ہوئی تھی۔ [3]

جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران معاہدات سے ہونے والی وصولی میں 5.5 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 15.3 فیصد کمی آئی تھی۔ اس کی بڑی وجہ زیر جائزہ مدت کے دوران پی ایس ڈی پی کی رقوم کا بلند اجرا تھا۔

بالواسطہ ٹیکس

جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں بالواسطہ ٹیکسوں میں 12.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 5.1 فیصد کی پست نمو ہوئی تھی (**جدول 4.3**)۔ [4] بالواسطہ ٹیکسوں کی وصولی میں اس اضافے کی وجہ بنیادی طور پر سیلز ٹیکس کی شرح اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں اضافہ تھا۔

جدول 4.3: جولائی تا مارچ کے دوران سیلز ٹیکس محاصل کے اہم ذرائع

ارب روپے؛ نمو فیصد میں

	م س 19ء	م س 20ء	نمو
سیلز ٹیکس	**1,039.7**	**1,250.2**	**20.2**
پیٹرولیم مصنوعات	193.9	209.0	7.8
برقی توانائی (ڈسکوز)	37.6	73.9	96.6
ٹیکسٹائل سیکٹر	5.9	54.1	812.3
چینی	16.9	26.8	58.9
لوہا اور فولاد	14.5	13.0	-10.2
پلاسٹک	4.4	4.6	4.7
فوٹو سینسیٹو سیمی کنڈکٹر آلات	4.9	4.0	-19.5
بالواسطہ ٹیکس	**1,709.1**	**1,918.2**	**12.2**

اعداد و شمار کا ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

بالواسطہ ٹیکسوں میں، جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران سیلز ٹیکس 20.2 فیصد بڑھ گیا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران اس میں 1.3 فیصد کمی آئی تھی۔ سیلز ٹیکس میں اضافے کی بنیادی وجہ پٹرولیم مصنوعات اور برقی توانائی (ڈسکوز) سے حاصل ہونے والی وصولیاں تھیں (**شکل 4.2**)۔ سیلز ٹیکس میں دوسرے سب سے بڑے حصے کی حامل، برقی توانائی کی وصولی جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران بڑھ کر 73.9

[3] قدر کے لحاظ سے مجموعی درآمدات جولائی تا مارچ کے دوران 14.4 فیصد گھٹ گئیں جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 8.1 فیصد کمی آئی تھی۔

[4] تاہم، اگر ہم مارچ 2020ء میں 14.6 فیصد کی بڑی کمی کو نکال دیں تو نمو اس سے بھی زیادہ ہوتی۔ یہ کمی کووڈ 19 کی وجہ سے آئی۔

ارب روپے ہوگئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران یہ 37.6 ارب روپے تھی۔ اس اضافے کی وجہ بجلی کے نرخوں میں اضافہ تھا۔[5] آخراً، برآمدی شعبے میں زیرو ریٹنگ کے نظام کے خاتمے کی وجہ سے ٹیکسٹائل کے شعبے میں بھاری اضافہ درج کیا گیا۔ جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران ٹیکسٹائل کے شعبے کی وصولی 48.2 ارب روپے اضافے کے ساتھ بڑھ کر 54.1 ارب روپے ہوگئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران یہ 5.9 ارب روپے تھی۔ اسی مدت میں، چینی پر سیلز ٹیکس شرح میں اضافے نے بھی محاصل کی بلند وصولی میں حصہ ڈالا۔[6]

شکل 4.2: جولائی تا مارچ میں پٹرولیم مصنوعات پر سیلز ٹیکس کی شرحیں

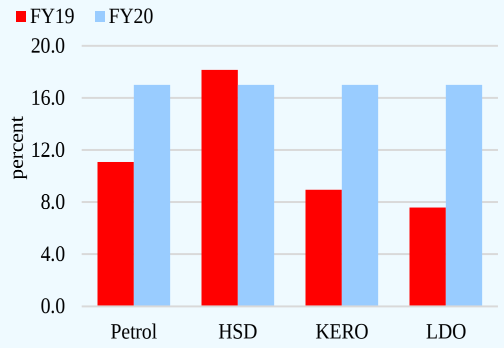

*Effective tax rates are calculated on the basis of weighted average formula
Data source: Federal Board of Revenue and SBP calculations

جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران ایف ای ڈی سے ہونے والی وصولی میں 14.4 فیصد اضافہ ہوا جبکہ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران 12.9 فیصد نمو ہوئی تھی۔[7] ایف ای ڈی وصولی میں اس اضافے کی وجہ ایف ای ڈی شرحوں میں اضافہ تھا۔[8] سیمنٹ اور مشروبات دونوں نے زیرِ جائزہ مدت میں ایف ای ڈی کی مجموعی نمو میں تقریباً 9 فیصدی درجے حصہ ڈالا۔

بالواسطہ ٹیکسوں میں لگ بھگ 25 فیصد حصے کی حامل کسٹم ڈیوٹی کی وصولی میں جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران 4.9 فیصد کمی آئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 18.2 فیصد نمو ہوئی تھی (**جدول 4.4**)۔[9] پٹرولیم مصنوعات اور ضیائی حساسیت کے حامل نیم موصل آلات کے علاوہ، دیگر اہم مدّات کی کسٹم ڈیوٹی، بالخصوص گاڑیوں سے ہونے والی وصولی میں جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران تخفیف ہوئی۔

---

[5] سابقہ کھپت کی سطحوں پر مبنی ٹیرف کی بجائے اب تغیر پذیر چارجز جمع کیے جاتے ہیں یعنی پیک ٹائم پر (20.7 روپے) اور پیک ٹائم کے علاوہ (14.4 روپے)۔ ماخذ:
https://nepra.org.pk/tariff/Tariff/KESC/2019/SRO%20575%20I%202019%2022-05-2019.PDF

[6] جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران چینی پر سیلز ٹیکس کی وصولی بڑھ کر 26.8 ارب روپے ہوگئی جبکہ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران یہ 16.9 ارب روپے تھی۔

[7] جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران ہونے والی ایف ای ڈی کی وصولی میں نمو اسی مدت کی 5 سالہ اوسط سے زائد ہے۔

[8] مشروبات پر ایف ای ڈی شرح 11.5 فیصد سے بڑھا کر 13.0 فیصد کر دی گئی جبکہ سگریٹ اور سیمنٹ پر ایف ای ڈی میں بالترتیب 700 روپے فی 1000 سگریٹ اور 0.5 روپے فی کلوگرام کا اضافہ کیا گیا۔

[9] مجموعی طور پر، مجموعی ایف بی آر ٹیکسوں میں درآمدات سے متعلق وصولی 40 فیصد سے زائد پر مشتمل ہے۔

نان ٹیکس محاصل

جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں نان ٹیکس محاصل میں 673.9 ارب روپے کا نمایاں اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 84.6 ارب روپے کی کمی ہوئی تھی (**جدول 4.5**)۔ اس اضافے کی بڑی وجہ اسٹیٹ بینک کے بلند منافع اور جی ایس ایم لائسنس کی تجدیدی فیس کے ذریعے حاصل ہونے والے محاصل تھے۔ جی ایس ایم لائسنس کی تجدیدی فیس مالی سال 20ء کی پہلی اور دوسری سہ ماہی میں وصول ہوئی تھی۔ اسٹیٹ بینک کے منافع میں 497.3 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 5.0 ارب روپے کی کمی آئی تھی۔ منافع میں اس بھاری اضافے کی وجہ کافی حد تک بلند شرح سود اور نوقدر پیمائی فوائد تھے۔

جدول 4.4: جولائی تا مارچ ایکسائز اور کسٹمز ڈیوٹیز کے محاصل کے اہم ذرائع

ارب روپے؛نمو فیصد میں

	م س 19ء	م س 20ء	نمو
کسٹم ڈیوٹی	**506.5**	**481.5**	**-4.9**
معدنیاتی ایندھن، آئل اور مصنوعات	59.2	68.1	15.0
گاڑیاں	66.1	43.6	-34.0
لوہا اور فولاد	35.5	35.1	-1.0
دیگر	345.7	334.6	-3.2
فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی	**162.9**	**186.5**	**14.4**
سیمنٹ	42.6	53.3	25.0
سگریٹ اور تمباکو	58.2	58.2	0.0
مرتکز/ہوا آمیز پانی/مشروبات	13.7	18.6	35.1
بلاواسطہ ٹیکس	**1709.1**	**1918.2**	**12.2**

اعداد و شمار کا ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

جدول 4.5: جولائی تا مارچ کے دوران نان ٹیکس محاصل (مجموعی)

ارب روپے

			مطلق تبدیلی	
	م س 19ء	م س 20ء	م س 19ء	م س 20ء
ایس بی پی کا منافع	138.2	635.5	-5.0	497.3
منافع (محکمہ ڈاک/پی ٹی اے)	16.2	113.2	7.3	97.0
مارک اپ (پی ایس ایز اور دیگر)	14.4	70.0	-7.3	55.7
تیل اور گیس پر رائلٹی	61.8	65.6	19.4	3.8
منافع منقسمہ	32.2	26.6	-1.4	-5.6
پاسپورٹ اور دیگر فیسیں	16.3	16.3	4.4	0.0
دفاع	10.7	10.8	1.4	0.1
خام تیل پر بچت	10.4	10.5	3.9	0.1
دیگر	121.4	147.0	-107.4	25.6
کُل	**421.6**	**1,095.6**	**-84.6**	**673.9**

اعداد و شمار کا ماخذ: وزارتِ خزانہ

4.2اخراجات

جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں مجموعی اخراجات 16.6 فیصد بڑھ گئے جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 8.0 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ وفاقی اور صوبائی دونوں سطحوں پر جاریہ اور ترقیاتی اخراجات میں وسیع البنیاد اضافہ اس نمو کی وجہ تھا (**جدول 4.6**)۔

جدول 4.6: مالیاتی اخراجات کا تجزیہ

ارب روپے، نمو فیصد میں

	جولائی تا مارچ		مطلق تبدیلی		نمو	
	م س 19ء	م س20ء	م س 19ء	م س20ء	م س 19ء	م س20ء
جاری اخراجات	**4,798.4**	**5,611.6**	**722.9**	**813.2**	**17.7**	**16.9**
وفاقی	3,180.9	3,887.7	527.6	706.8	19.9	22.2
جس میں						
سودی ادائیگیاں	1,459.2	1879.7	286.3	420.5	24.4	28.8
ملکی	1,276.8	1645.6	205.4	368.9	19.2	28.9
غیر ملکی	182.4	234.1	81.0	51.6	79.8	28.3
گرانٹس	227.1	363.1	-6.5	136.0	-2.8	59.9
دفاع	774.7	802.4	150.9	27.7	24.2	3.6
امن عامہ و تحفظ	106.1	111.2	12.2	5.1	12.9	4.8
دیگر	840.9	1,094.3	311.8	253.5	58.9	30.1
صوبائی	1,617.4	1723.9	195.3	106.4	13.7	6.6
ترقیاتی اخراجات	**655.9**	**751.7**	**-337.4**	**95.9**	**-34.0**	**14.6**
سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات	578.5	722.5	-352.9	144.0	-37.9	24.9
وفاقی	302.4	340.5	-51.1	38.0	-14.5	12.6
صوبائی	276.0	382.0	-301.8	106.0	-52.2	38.4
دیگر	77.4	29.2	15.5	-48.2	25.0	-62.2
خالص قرض گاری	**28.3**	**29.7**	19.1	**1.4**	**208.0**	**4.9**
کل اخراجات*	**5,482.5**	**6,393.0**	**404.6**	**910.5**	**8.0**	**16.6**

* علاوہ از شماریاتی فرق

اعداد و شمار کا ماخذ: وزارتِ خزانہ

تاہم، سہ ماہی وار تجزیہ بتاتا ہے کہ درحقیقت مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں بھرپور نمو کے بعد تیسری سہ ماہی میں مجموعی اخراجات کی رفتار پست ہوگئی۔ مزید برآں، مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران جاری اخراجات میں سست روی کے ساتھ ترقیاتی اخراجات میں کمی آگئی (**شکل 4.3**)۔

جاری اخراجات میں اہم حصہ سودی ادائیگیوں کا تھا جس کی اہم وجہ ملکی قرضہ اور سماجی اخراجات (احساس پروگرام) کے حوالے سے حکومت کی دلچسپی تھی۔ مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی کے اختتام تک، کووڈ 19 نے مالیاتی محرکاتی پیکیج کی ضرورت کو بڑھادیا جس کی وجہ سے حکومت نے ایک پیکیج کا اعلان کردیا **(جدول 4.7)**۔

مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران سودی ادائیگیوں اور سماجی اخراجات کے لیے گرانٹس کی حرکیات نمایاں رہیں۔ ایک جانب تو، مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں سودی ادائیگیاں محض 2.7 فیصد بڑھیں، جبکہ مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ان میں 38.2 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ دوسری جانب، گرانٹس میں گذشتہ دو سہ ماہیوں سے جاری اضافے میں مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران 25.9 فیصد کی مزید نمایاں نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 5.4 فیصد کی آئی تھی۔

شکل 4.3: مالی سال 20ء کے دوران مالیاتی اخراجات میں سال بسال نمو

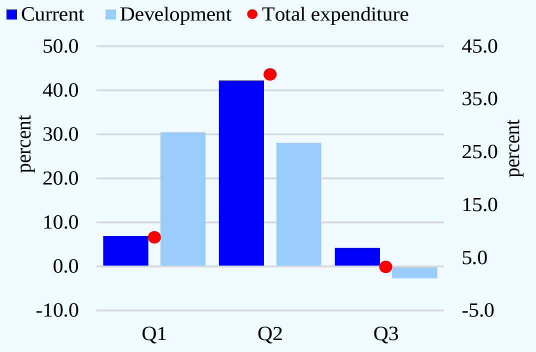

Data source: Ministry of Finance

جدول 4.7: کووڈ 19 کے دوران حکومت کا ترغیبی پیکیج (ارب روپے)

ہنگامی اقدامات	**190**
ہنگامی رقوم	100
غذا اور ادویات پر ٹیکس میں کمی	15
کارکنان / طبی آلات کے لیے ترغیب	50
نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (این ڈی ایم اے)	25
معیشت اور کاروبار کی معاونت	**480**
ایس ایم ایز اور زراعت کی امداد	100
برآمد کنندگان کی امداد	100
کاشتکاروں کو ادائیگی (گندم)	280
شہریوں کی امداد	**570**
غریبوں اور پناہ گاہوں کی امداد	150
یوٹیلیٹی اسٹورز کو فنڈنگ	50
بجلی اور گیس کی سبسڈی / ادائیگی مؤخر کرنا	100
یومیہ اجرت والے کارکنوں کی معاونت	200
پٹرول / ڈیزل پر چھوٹ	70
مجموعی فنڈنگ	**1,240**

اعداد و شمار کا ماخذ: وزارتِ خزانہ

جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے مقابلے میں جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران ترقیاتی اخراجات میں نسبتاً بلند نمو کے باوجود، مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں سال بسال کمی دیکھنے میں آئی، جس کی بنیادی وجہ دورانِ سہ ماہی وفاقی پی ایس ڈی پی اخراجات میں کمی کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس کے برعکس مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران صوبائی پی ایس ڈی پی اخراجات میں 50.2 فیصد کی بھرپور نمو ہوئی۔

پی ایس ڈی پی کی ترجیحات انفراسٹرکچر (نیشنل ہائی وے اتھارٹی)، پانی کے وسائل کی تقسیم، سیکورٹی میں اضافے، خصوصی علاقوں (آزاد جموں کشمیر اور گلگت بلتستان) کے پروگراموں ، اور ضم ہونے والے علاقوں کے دس سالہ ترقیاتی پروگراموں پر مرکوز رہیں۔[10] جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران بجٹ کے ہدف کا تقریباً 60 فیصد پی ایس ڈی پی پر خرچ کیا گیا، جو مالی سال 20ء کی تینوں سہ ماہیوں کے مجموعی 80 فیصد کے ہدف سے کم تھا۔[11] مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں وفاقی پی ایس ڈی پی میں کمی سے اس کا اظہار ہوتا ہے، جس نے جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران ترقیاتی اخراجات کی رفتار کو سست کر دیا۔ اگرچہ پی ایس ڈی پی اخراجات پہلے ہی پست تھے، تاہم مارچ 2020ء کے دوران ان کے اجرا میں تیزی سے کمی آئی جس کی وجہ کووڈ 19 کی وجہ سے آنے والا تعطل بھی ہو سکتا ہے (**شکل 4.4**)۔

شکل 4.4: تیسری سہ ماہی میں وفاقی پی ایس ڈی پی رقوم کا اجرا

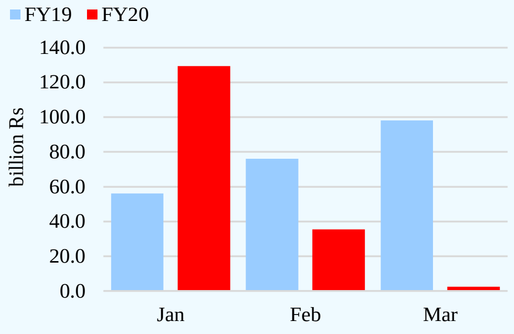

Data source: Ministry of Planning, Development, and Reform

4.3 صوبائی مالیاتی کارروائیاں

صوبوں نے اپنی توجہ مالیاتی یکجائی پر مرکوز رکھی اور جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں 394.1 ارب روپے کا زرِ فاضل درج کیا جس نے بجٹ میں طے کیے گئے ہدف کے تقریباً 93 فیصد کا احاطہ کیا (**جدول 4.8**)۔ اس میں بالخصوص پنجاب کا حصہ 122.6 ارب روپے، اس کے بعد بلوچستان کا حصہ 106.3 ارب روپے، سندھ کا حصہ 90.0 ارب روپے اور خیبر پختونخوا کا حصہ 75.2 ارب روپے تھا۔

شکل 4.5: جولائی تا مارچ کے دوران صوبائی ٹیکس وصولی کے اہم ذرائع

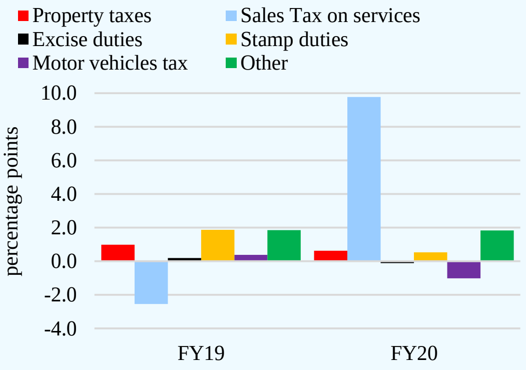

Data source: Ministry of Finance and SBP calculations

[10] یہ پروگرام فاٹا کے لیے ہے جو آئین کی 25 ویں ترمیم کے تحت خیبر پختونخوا میں ضم کر دیا گیا تھا۔

[11] سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام (پی ایس ڈی پی) کے لیے مختص فنڈز کے اجرا کی نظر ثانی شدہ حکمتِ عملی، 20-2019ء

جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران مجموعی صوبائی محاصل میں 12.2 فیصد نمو آئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.5 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اس کا تقریباً 83.8 فیصد حصہ (این ایف سی ایوارڈ کے مطابق) صوبوں کے حصے اور وفاقی قرضوں اور منتقلیوں کی طرف سے آیا۔ باقی ماندہ 16.2 فیصد صوبوں کے اپنے محاصل کی وصولی پر مشتمل تھا جو جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں 13.5 فیصد بڑھ گئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران ان میں 13.2 فیصد کمی درج کی گئی تھی۔

صوبوں کے اپنے محاصل کی وصولی میں ٹیکس اور نان ٹیکس دونوں ذرائع نے حصہ ڈالا۔ جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں صوبائی ٹیکس وصولی میں گذشتہ برس کے مقابلے میں بھرپور نمو ہوئی (**جدول 4.8**)۔ مزید برآں، صوبائی ٹیکس ذرائع کی حرکیات نمایاں تھیں۔ خدمات پر جنرل سیلز ٹیکس (جی ایس ٹی ایس) محاصل کا اہم ذریعہ رہا جس میں جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران 19.7 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران کمی آئی تھی۔[12] اس کے برعکس، جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران موٹر گاڑیوں کے ٹیکس اور ایکسائز ڈیوٹی میں کمی آئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں نمو دیکھی گئی تھی (**شکل 4.5**)۔ طلب کے انتظام کی پالیسیوں کے باعث کاروں اور موٹر سائیکلوں کی پیداوار میں سست نمو اس کی وجہ تھی جو ملک میں کووڈ 19 کی وجہ سے مزید سنگین ہوگئی۔ جی ایس ٹی ایس اور اسٹامپ ڈیوٹیاں صوبائی ٹیکسوں کے اہم ذرائع ہیں، لہٰذا ان کی نمو سے جولائی

جدول 4.8: جولائی تا مارچ کے دوران صوبائی مالیاتی سرگرمیاں

ارب روپے اور فیصد نمو میں

	مجموعی		نمو	
	م س19ء	م س20ء	م س19ء	م س20ء
الف۔ مجموعی محاصل	2,198.3	2,467.4	1.5	12.2
وفاقی محاصل میں صوبائی حصہ	1,779.1	1,931.6	7.9	8.6
صوبائی محاصل (I+II)	353.0	400.8	-13.2	13.5
I۔ ٹیکس	287.7	321.2	2.8	11.6
II۔ نان ٹیکس محاصل	65.3	79.6	-48.4	21.9
وفاقی قرضے اور منتقلیاں	66.1	134.9	-40.3	104.0
ب۔ مجموعی اخراجات	1,906.0	2,123.8	-5.2	11.4
جاریہ **	1,630.0	1,741.8	13.8	6.9
ترقیاتی	276.0	382.0	-52.2	38.4
فرق (الف-ب)	292.3	343.1	87.5	17.4
مالکاری * (مجموعی بقایاجات)	**-291.6**	**-394.1**	**52.6**	**35.2**

* مالکاری میں منفی علامت سے مراد فاضل رقم ہے۔ ** جاری اخراجات کے اعداد و شمار ممکنہ طور پر جدول 4.7 میں درج اعداد و شمار سے میل نہ کھائیں کیونکہ یہاں درج شدہ نمبرز میں وفاقی حکومت کو کی جانے والی مارک اپ ادائیگیاں شامل ہیں۔

اعداد و شمار کا ماخذ: وزارت خزانہ

[12] حقوق انسانی کے کیس نمبر 18877 برائے 2018ء کے مطابق، موبائل ٹاپ اپس پر سیلز ٹیکس کی وصولی پر پابندی تھی، جس کا اطلاق تمام صوبوں پر تھا۔ چونکہ ٹیلی کام خدمات قابلِ ٹیکس خدمات کے نمایاں حصے کی حامل ہوتی ہیں، لہٰذا مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی میں وصولی پست تھی۔ تاہم، اس پابندی کے ہٹائے جانے سے مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں صوبوں کے لیے جی ایس ٹی ایس میں اضافہ ہوگیا۔

تامارچ مالی سال 20ء کے دوران صوبوں کے اپنے محاصل بڑھ گئے۔ بر قابی منافع کی وجہ سے نان ٹیکس محاصل میں بھی اضافہ ہو گیا۔ خیبر پختونخوا (15.6 ارب روپے) اور پنجاب (6.5 ارب روپے) کا حصہ سب سے زیادہ تھا۔

جولائی تامارچ مالی سال 20ء میں مجموعی صوبائی محاصل میں 11.4 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 5.2 فیصد کمی ہوئی تھی۔ تاہم، زیرِ جائزہ مدت میں صوبائی جاری اخراجات میں گذشتہ سال کی نسبت سست روی آئی۔ صوبہ وار تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ زیرِ جائزہ مدت میں پنجاب نے 848.9 ارب روپے، سندھ نے 486.9 ارب روپے، خیبر پختونخوا نے 254.2 ارب روپے اور بلوچستان نے 151.7 ارب روپے جاری اخراجات کے تحت درج کیے۔ صوبائی ترقیاتی اخراجات میں تیز نمو دکھائی دی جو جولائی تامارچ مالی سال 16ء سے اب تک بلند ترین ہے۔

جدول 4.9: سرکاری قرضے میں تبدیلی کے ذرائع (جولائی تامارچ)

ٹریلین روپے

	م س19ء	م س20ء
سرکاری قرضے میں مجموعی تبدیلی	**3.7**	**2.5**
اہم ذرائع		
1۔ خسارے کی مالکاری	1.9	1.7
2۔ حکومتی امانتوں میں تبدیلی	0.3	0.6
3۔ شرح مبادلہ میں اتار چڑھاؤ کا اثر *	1.3	0.2
4۔ دیگر	0.2	–

*ڈالر کے مقابلے میں بین الاقوامی کرنسیوں اور ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے میں حرکت پذیری شرح مبادلہ میں اتار چڑھاؤ کے اثر میں شامل ہے۔

اعداد وشمار کا ماخذ: وزارتِ خزانہ اور بینک دولت پاکستان

متفرق تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ صوبائی جاری اخراجات کی ترجیحات بدستور عمومی سرکاری خدمات[13] پر مرکوز رہیں اس کے بعد امن وامان اور صحتِ عامہ کا نمبر آتا ہے۔ ترقیاتی اخراجات کا ایک بڑا حصہ اقتصادی امور، بنیادی طور پر تعمیرات، ٹرانسپورٹ، زراعت، اور غذائی مصارف کے لیے مختص کیا گیا۔ **شکل 4.6** جولائی تامارچ مالی سال 20ء کے دوران جاری اور ترقیاتی اخراجات کے حوالے سے صوبائی ترجیحات پیش کرتی ہے۔

4.4 سرکاری قرضہ

جولائی تامارچ مالی سال 20ء کے دوران مجموعی پست مالکاری ضروریات نے سرکاری قرضے کی رفتار کو محدود کرنے میں مدد کی (**جدول 4.9**)۔[14] زیرِ جائزہ مدت کے دوران مجموعی سرکاری قرضے میں 2.5 ٹریلین روپے کا اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 3.7

[13] انتظامی، قانونی، مالی، اور مالیاتی امور، ضلعوں کو منتقلیاں، عوام کو عمومی خدمات کا انتظام وغیرہ عمومی سرکاری خدمات میں شامل ہیں۔

[14] جولائی تامارچ مالی سال 19ء کے دوران ہونے والے 1.9 ٹریلین روپے کے مالیاتی خسارے کے مقابلے میں جولائی تامارچ مالی سال 20ء کے دوران ملک نے 1.7 ٹریلین روپے کا مالیاتی خسارہ درج کیا۔ ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے (آخری دن کی اوسط شرح مبادلہ) کی قدر میں 2.0 فیصد کی آئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 13.6 فیصد کمی آئی تھی۔

ٹریلین اضافہ ہوا تھا (**جدول 4.10**)۔ سرکاری قرضے میں اس اضافے کا دو تہائی ملکی ذرائع سے حاصل کیا گیا تھا، جبکہ حکومتی بیرونی قرضے (روپے کے لحاظ سے) میں اضافہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں خاصا پست رہا۔

شکل 4.6: جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران صوبائی اخراجات

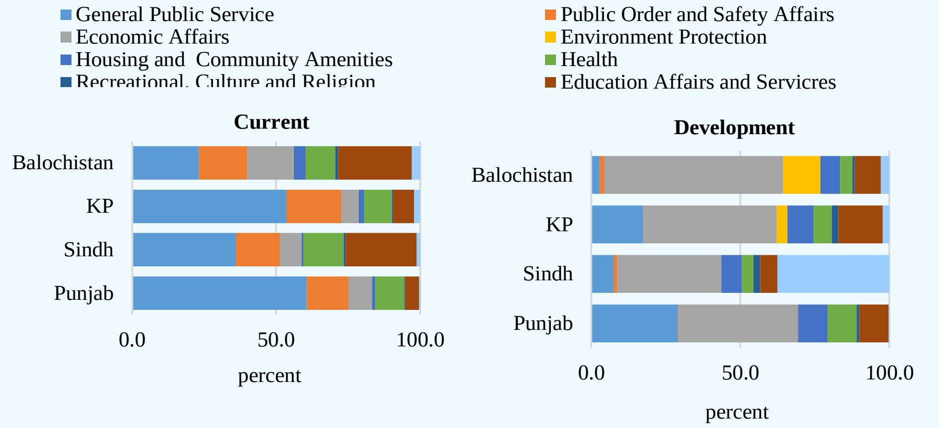

Data source: Ministry of Finance

مطلق لحاظ سے، جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران حکومتی بیرونی قرضہ (روپے کے لحاظ سے) 0.6 ٹریلین روپے بڑھ گیا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 1.8 ٹریلین روپے اضافہ ہوا تھا۔[15] گذشتہ برس کے برخلاف جب حکومتی بیرونی قرضے کا بیشتر اضافہ ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں کمی کی وجہ سے ہوا تھا، جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران پاکستانی روپے کی قدرے مستحکم قدر نے نو قدر پیمائی نقصانات کو محدود رکھا۔[16] یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ، بین الاقوامی کرنسیوں (جن میں قرضہ کم ہوا) اور پاکستانی روپے میں امریکی ڈالر کے مقابلے میں اتار چڑھاؤ بیرونی قرضے کی بالترتیب ڈالر اور روپے کی مالیت کو تبدیل کر سکتا ہے (تفصیل کے لیے دیکھیے **باکس 4.1**، دوسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 18ء)۔[17]

[15] اس میں آئی ایم ایف کا قرضہ شامل نہیں ہے۔

[16] ڈالر کے لحاظ سے، مارچ 2020ء کے اختتام پر حکومتی بیرونی قرضے 70.0 ارب ڈالر (علاوہ آئی ایم ایف کا قرضہ) تھے، جن میں جون 2019ء سے اب تک 3.3 فیصد نمو درج کی گئی۔ روپے کے لحاظ سے، اسی مدت میں بیرونی قرضے میں 5.5 فیصد اضافہ ہوا۔ نمو میں یہ فرق بنیادی طور پر جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران روپے کی قدر میں کمی کے اثر کو ظاہر کرتا ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران نمو کا یہ فرق بہت زیادہ تھا۔ ڈالر کے لحاظ سے، حکومتی بیرونی قرضے میں 6.7 فیصد اضافہ ہوا جبکہ روپے کے لحاظ سے بیرونی قرضے 23.5 فیصد بڑھ گئے۔

[17] http://www.sbp.org.pk/reports/quarterly/fy18/Second/Chap-4.pdf

جدول 4.10: پاکستان کے سرکاری قرضوں کا خاکہ

ارب روپے

	ذخیرہ		بہاؤ				
			جولائی تا مارچ		مالی سال 20ء		
	جون 19ء	مارچ 20ء	م س19ء	م س20ء	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی
خام سرکاری قرضہ (1 تا 3)	**32,707.9**	**35,207.0**	**3,654.6**	**2,499.2**	**1,532.8**	**-529.0**	**1,495.4**
1۔ حکومت کا ملکی قرضہ	20,731.8	22,477.7	1,754.3	1,745.9	1,918.1	-973.5	801.3
2۔ حکومت کا بیرونی قرضہ	11,055.1	11,658.1	1,829.9	602.9	-457.1	395.0	665.1
3۔ آئی ایم ایف سے قرضہ	921.0	1,071.3	70.4	150.3	71.7	49.5	29.0
حکومت کا مجموعی قرضہ *	29,520.7	31,452.4	3,344.2	1,931.7	-220.6	669.2	1,483.1
حکومت کی امانتیں	3,187.2	3,754.6	310.4	567.5	1,753.4	-1,198.2	12.2

* مجموعی سرکاری قرضے سے بینکاری نظام میں اس کی امانتیں منہا ہیں۔

اعداد و شمار کا ماخذ: بینک دولت پاکستان

ملکی قرضہ

چونکہ جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران حکومت کی مالکاری ضروریات نسبتاً پست رہیں، اس لیے اس دوران ملکی قرضے کے جمع ہونے کی رفتار بھی سست ہوگئی۔ جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران اس میں 8.4 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 10.7 فیصد نمو ہوئی تھی۔ مزید برآں، ملکی قرضے کا خاکہ عرصیت بہتر ہوگیا کیونکہ دورانِ مدت ملکی قرضے کا تقریباً دو تہائی اضافہ مستقل قرضے (طویل مدتی) میں ہوا تھا۔[18] یہ گذشتہ برس کے برعکس، جس میں حکومت نے اپنی مالکاری ضروریات پوری کرنے کے لیے سب سے زیادہ رواں قرضے (قلیل مدتی) پر انحصار کیا تھا (جدول 4.11)۔

شکل 4.7: قومی بچت اسکیموں میں منافع کی شرحیں اور خالص رقوم

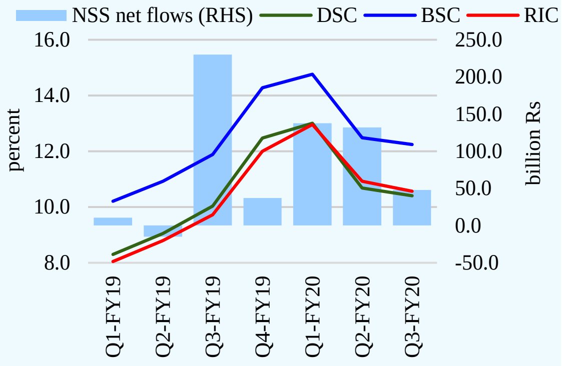

Data source: Central Directorate of National Savings

[18] 29 جون 2019ء کو حکومت نے اسٹیٹ بینک کے پاس موجود 7 ٹریلین روپے سے زائد کے ایم آر ٹی بیز کے اسٹاک کو پی آئی بیز میں بدل دیا۔

حکومتی ملکی قرضے کا سہ ماہی تجزیہ بتاتا ہے کہ سب سے زیادہ اضافہ پہلی سہ ماہی میں ہوا۔ بجز خسارے کی مالکاری، حکومت نے پہلی سہ ماہی میں بینکاری نظام میں اپنی مزید امانتیں جمع کرکے کیش بفرز تیار کیے۔ بعد میں حکومت نے دوسری سہ ماہی میں قرضوں کی ادائیگی اور خسارے کی مالکاری کے لیے ان کیش بفرز کو استعمال کیا۔ تاہم، خسارے کی بلند مالکاری کی وجہ سے ملکی قرضے اکٹھے ہونے کی رفتار تیسری سہ ماہی میں دوبارہ سست پڑ گئی۔ تیسری سہ ماہی کے دوران خالص اندرونی مالکاری 522.7 ارب روپے بڑھی جبکہ پہلی اور دوسری سہ ماہی میں بالترتیب 119.5 اور 361.6 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا (**جدول 4.11**)۔

جدول 4.11: حکومتی ملکی قرضے میں مطلق تبدیلی

ارب روپے

	م س19ء	م س20ء	مالی سال 20ء		
	جولائی تا مارچ		پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی
حکومتی ملکی قرضہ	**1,754.3**	**1,745.9**	**1,918.1**	**-973.5**	**801.3**
مستقل قرضہ	143.6	1,164.3	754.1	327.9	82.3
جس میں					
پی آئی بیز	182.9	1,321.3	906.4	333.4	81.5
پرائز بانڈ	97.2	-157.0	-152.3	-5.5	0.8
رواں قرضہ	1,381.5	270.8	1,028.2	-1,429.6	672.2
جس میں					
ایم ٹی بیز	-2,265.1	555.8	1,028.2	-1,144.6	672.2
ایم آر ٹی بیز	3,646.6	-285.0	0.0	-285.0	0.0
ان فنڈڈ قرضہ	228.3	310.6	136.0	128.3	46.3

یادداشتی اشیا:

داخلی مالکاری 1,398.0 1,003.8 119.5 361.6 522.7

حکومتی امانتیں 310.4 567.5 1,753.4 -1,198.0 12.2

اعداد و شمار کا ماخذ: بینک دولت پاکستان

اہم بات یہ ہے کہ، زیرِ جائزہ مدت کے دوران حکومت اپنی مالکاری ضروریات کے لیے مرکزی بینک سے صفر قرض گیری پر قائم رہی اور جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران رقوم اکٹھا کرنے کے لیے نان بینک ذرائع اور کمرشل بینکوں پر انحصار کیا۔ مالی سال 20ء کی پہلی دو سہ ماہیوں میں یہ دونوں طویل مدتی حکومتی تمسکات میں دلچسپی رکھتے تھے (**جدول 4.12**)۔ یہ پیش کش اور ہدف کے تناسب سے بھی واضح ہے، جو مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں 1.3 سے بڑھ کر مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں 3.1 ہو گیا (مسابقتی بولی)۔ پی آئی

جدول 4.12: بلحاظِ ادارہ و آلات ملکی قرضے کی تفصیلات – مطلق تبدیلیاں

ارب روپے

	سہ-1م س 20ء	سہ-2م س 20ء	سہ-3م س 20ء
جدولی بینکوں کے ذریعے			
طویل مدتی تمسکات	751.6	232.9	29.2
قلیل مدتی (ٹی بلز)	880.1	-984.1	544.2
نان بینک اداروں کے ذریعے			
طویل مدتی تمسکات	157.7	100.5	52.3
قلیل مدتی (ٹی بلز)	148.1	-160.5	128.0
قومی بچت اسکیمیں (خالص انعامی بانڈز)	-16.3	122.8	47.1
اسٹیٹ بینک کے ذریعے	0.0	-285.0	0.0

اعداد و شمار کا ماخذ: بینک دولت پاکستان

بیز (معین اور رواں دونوں) کے لیے پیش کش اور ہدف کا تناسب مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے 3.9 فیصد سے گھٹ کر مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں 2.6 رہ گیا(تفصیل کے لیے دیکھیے **باب 3**)۔

جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران قومی بچت اسکیموں کی رقوم میں خالص اضافے میں گذشتہ برس کی اسی مدت کی نسبت معمولی بہتری آئی۔ تاہم، سہ ماہی تجزیہ بتاتا ہے کہ مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں رقوم کی خالص آمد گھٹ گئی۔ بیشتر بچت اسکیموں میں منافع کی شرح گھٹائے جانے کی وجہ سے یہ متوقع تھا (**شکل 4.7**)۔

جدول 4.13: سرکاری بیرونی قرضے اور واجبات
ارب ڈالر

	ذخائر		بہاؤ				
			جولائی تا مارچ		مالی سال 20ء		
	جون 19ء	مارچ 20ء	م س19ء	م س20ء	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی
سرکاری بیرونی قرضے اور واجبات (3+2+1)	83.9	86.4	8.9	2.4	0.6	3.1	-1.3
سرکاری بیرونی قرضے (2+1)	73.4	76.5	3.9	3.0	0.7	3.6	-1.2
1۔ حکومتی قرضہ	67.8	70.1	4.3	2.3	0.0	3.2	-0.9
جس میں							
پیرس کلب	11.2	10.8	-0.4	-0.5	-0.2	-0.2	-0.1
کثیر فریقی	27.8	28.9	-0.7	1.1	0.3	1.3	-0.5
دیگر دوطرفہ	12.7	13.4	3.8	0.7	0.1	0.4	0.1
یورو/صکوک بانڈز	6.3	5.3	0.0	-1.0	0.0	-1	0
کمرشل قرضے	8.5	9.0	2.1	0.5	-0.5	1.3	-0.3
ملکی کرنسی میں تمسکات	0.0	1.3	0.0	1.3	0.3	1.2	-0.2
2۔ آئی ایم ایف	5.6	6.4	-0.3	0.8	0.7	0.4	-0.3
3۔ زرِ مبادلہ واجبات	10.5	9.9	4.9	-0.6	-0.1	-0.4	-0.1

اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک

سرکاری بیرونی قرضہ

جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران پاکستان کے سرکاری بیرونی قرضے اور واجبات کے جمع ہونے کی رفتار میں سست روی آئی اور 2.4 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 8.9 ارب ڈالر بڑھے تھے (**جدول 4.13**)۔ سرکاری بیرونی قرضوں میں نصف اضافہ ملکی حکومتی تمسکات میں بیرونی سرمایہ کاری سے ہوا جبکہ بقیہ اضافہ کثیر فریقی ڈونرز کی ادائیگیوں کے ذریعہ حاصل ہوا۔

سرکاری بیرونی قرضے پر قابو پانے کے لیے نو قدر پیمائی فوائد نے مثبت حصہ ڈالا

جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران 0.7 ارب ڈالر کے نو قدر پیمائی فوائد نے سرکاری بیرونی قرضے میں اضافے کو محدود کرنے میں مدد دی۔ نو قدر پیمائی فوائد کا تقریباً 94 فیصد ڈالر کے مقابلے میں ایس ڈی آر، یورو، جاپانی ین اور چینی یو آن کی قدر میں کمی سے آیا۔ سہ ماہی وار تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ نو قدر پیمائی فوائد پہلی اور تیسری سہ ماہی میں حاصل ہوئے تھے۔

تیسری سہ ماہی میں قرضوں کی واپسی کی رفتار گھٹ گئی

جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران سرکاری بیرونی قرضوں کی واپسی میں 2.1 ارب ڈالر اضافہ ہوا۔ اصل رقم میں، صکوک (دوسری سہ ماہی میں 1.0 ارب ڈالر)، دو فریقی اور کمرشل قرضوں کی واپسی میں نمایاں اضافہ درج کیا گیا۔ جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران سودی ادائیگیوں میں بھی 1.8 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا، جو گذشتہ برس کی اسی مدت کے 1.6 ارب ڈالر سے قدرے زائد ہے۔ اس میں بیشتر حصہ دو طرفہ اور کمرشل قرضوں پر بلند سود کا ہے۔

شکل 4.8: سرکاری بیرونی قرضے کی واپسی

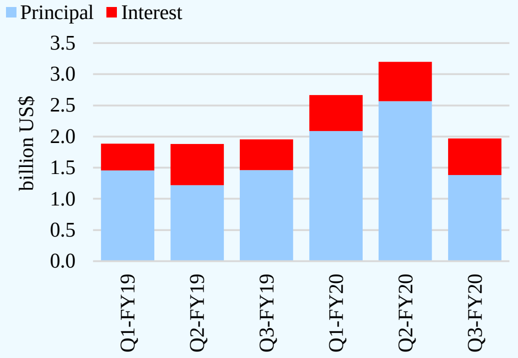

Data source: State Bank of Pakistan

سہ ماہی تجزیہ بتاتا ہے کہ سرکاری قرضے کی واپسی میں پہلی دو سہ ماہیوں کے دوران تیزی سے اضافہ ہوا، جبکہ مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں اس کی رفتار گھٹ گئی (**شکل 4.8**)۔ یہ بات قابلِ غور ہے کہ، پہلی اور دوسری سہ ماہی کے دوران، پہلی سہ ماہی میں مرکزی بینک کے واجبات کی مد میں یک بارگی جدولی ادائیگیاں، اور دوسری سہ ماہی میں صکوک نے قرض کی واپسی کے عمل کو بڑھائے رکھا۔